رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۰۹۳

۱۹۷

اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰہَ یَنْصُرْکُمْ وَیُثَبِّتْ اَقْدَامَکُمْ

چھپا دست ہمت میں زورِ قضا ہے۔
مثل ہے کہ ہمت کا حامی خدا ہے۔

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی عرفانی (ابن یعقوب) شیخ محمود احمد قادیانی

جلد ۳۳ | قادیان دار الامان - مورخہ ۱۴ ر جولائی سنہ ۱۹۳۰ء | نمبر ۲۵

فہرست مضامین

مالاباری مراسلہ

پولیس ایکشن جیسا کہ گذشتہ رپورٹ میں ذکر کیا تھا۔ افسران پولیس گذشتہ مہینہ میں کانجروٹ تشریف لے گئے اور احمدیوں کی عرضداشت کے متعلق تفتیش کی۔ اور جن شریروں کے ناموں سے حکام کو اطلاع دی تھی۔ انکو پولیس افسر نے آئندہ احمدیوں کو ظلم اور استہزاء کرنیسے باز رہنے کیلئے تاکید مزید کیا ہے۔ اب خدا کے فضل سے ایک طرح کا آرام ملگیا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

مالابار میں پہلا مدرسہ احمدیہ جناب مولانا مولوی عبد الرحیم صاحب بہاآری کے مساعی جمیلہ سے کوڈالی جماعت نے ۱۲ ر جون کو ایک مدرسہ کھولا ہے۔ یہ مالابار میں سب سے پہلا مدرسہ ہے۔ اسلئے ہم حضرت مولوی صاحب اور کوڈالی جماعت کی خدمت میں مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ غیر احمدیوں کو بھی اسمیں داخل کیا جائیگا۔ اگر ہندو لوگ اردو زبان سیکھنا چاہتے تو ہمارے قابل قدر بھائی احمد صاحب (استاد) خوشی سے سکھائیگا۔ اس مدرسہ میں داخلہ بغیر فیس کے ہے اس مدرسہ کو اعلیٰ پیمانہ پر لیجانیکے لئے خدا تعالیٰ اس جماعت کو توفیق عطا فرماوے۔ آمین۔

افسوسناک خبر دو تین احمدیوں کے شادی شدہ گھر کانجروٹ میں ہیں جن احمدیوں کو گھر سے نکالدیا ہے۔ انمیں سے ایک عبد اللہ نامی ایک نوجوان ہے۔ انکی بیوی کا نکاح ثانی ایک غیر احمدی سے بغیر طلاق کے کرنیکے لئے عرصہ ہوا مخالف لوگ کوشش کرتے تھے۔ اب خبر آئی ہے کہ اس لڑکی کا نکاح ماہ رواں کے یکم اور دو تاریخ کے درمیانی شب کو ایک غیر احمدی سے کر دیا ہے۔ اسکے متعلق حضرت مولوی صاحب نے کل سکرٹری صاحب کو لکھتے ہیں:۔

آج مورخہ ۲ ر جولائی ۱۹۳۰ء کو ایک غیر احمدی نے ایک احمدی کی بیوی سے بمقام کنجروٹ بخیال خود نکاح کیا ہے۔ یہ وہ ظلم ہے جو گورنمنٹ برطانیہ کی سلطنت میں قبل ازیں کسی مظلوم پر نہیں ہوا“۔

اس واقعہ پر سکرٹری ابراہیم کنجی صاحب نے مندرجہ ذیل تار قادیان شریف کو روانہ کی ہے:۔

Nazir Umoor-ama Ahmadia, Qadian.
Non Ahmadies Kanhirot remarried one Ahmadies wife without divorce. Henious crime never heard before. What do?

کنجروٹ غیر احمدیوں نے ایک احمدی کی بیوی کے نکاح ثانی بغیر طلاق کے کر دیا ہے۔ ظالمانہ جرم جو قبل ازیں نہیں سنا۔ کیا کرنا ہے“۔ پانچ تاریخ کو ایک تار رنگون بھی بھیجا گیا۔ اسی دن یعنی پیر کے دن قادیان سے یہ جواب ملا۔

Sic Court under penal code Chapter twenty. Consult local lawyer for details. Hazrat praying.. Umoor Ama.

احمدیت کی ابتدا اور انتہاء

معزز رسالہ رفیق حیات میں ایک مثنوی جناب ثاقب صاحب کی نہایت لطیف حال ہی میں شایع ہوئی ہے :-

چونکہ وہ ایک نہایت عمدہ چیز ہے۔ اسلئے میںنے پسند کیا کہ اسکی کثرت سے اشاعت ہو۔ لہٰذا ایسے احباب کیلئے جنکو رفیق حیات نہ ملتا ہو یہ مثنوی ناظرین الحکم کے ذریعہ پہنچاتا ہوں :

(ایڈیٹر)

احمدیت کی ابتدا کیا ہے
حضرت مصطفےٰ کے ایک غلام
حضرت میرزا غلام احمدؑ
مہدیٔ نیک نام ہوکر آئے
دینِ اسلام کی حمایت کی
دین میں جب پائی ناتوانائی ،،
آپ آئے تو جانئیں جان آئی ،
جب ندا دی کہ میں مسیحا ہوں
سینکڑوں مردے دم میں جی اُٹھے
سینکڑوں کور ہو گئے بینا ،
نورِ عرفان سے کھل گئیں آنکھیں
نورِ حق کا ظہور ہونے لگا ،،
خلق نا آشناء خدا سے تھی
آریہ برہمو و عیسائی ...
چھا گیا سب پہ رُعب حضرت کا
قتلِ خنزیر اور کسرِ صلیب
ہمنے آنکھوں سے اسکو دیکھ لیا
آئے جب احمدؑ مبارک نام
اس نے توحید ہم کو سکھلائی
روئے حق جب دکھا دیا اسنے
مبتلا تھے جو خود پرستی میں
بادۂ حق سے ہو گئے سرشار
جستجوئے خدا کی ایک لگن ،
مذہب ناروا کو توڑ دیا ،
کردی باطل خدائے عیسیٰ
سن کے برہان اسکی اور دلیل
تاب اسکے مقابلہ کی نہ تھی ،

[illegible] پسند کیا ہے
احمدِ مجتبیٰؐ کے مظہر تام
آئے ہوکر مجددِ سرِ صد
عیسیٔ خوش کلام ہوکر آئے
حالِ اسلام پر عنایت کی
آپ نے آکے کی مسیحائی ،
گویا دنیا جہان میں جان آئی
میں ہی مہدی ہوں میں ہی عیسیٰ ہوں
دائمی پا کے زندگی اُٹھے
نور سے جن کا کھل گیا سینہ
روئے حق دیکھنے لگیں آنکھیں
کفرِ دنیا سے دور ہونے لگا ،
آشناء اب خدا سے ہونے لگی
ہو گئے نام حق کے شیدائی
نوہامان اُٹھے خود بدولت کا
آپ نے کی۔ خوشا ہمارے نصیب
شربتِ وصل شوقِ دل سے پیا
اُن سے احمدؐ کا سُن لیا پیغام
صورتِ پاک ذات دکھلائی
نقش باطل مٹا دیا اُس نے
وہم کی بندگی میں مستی میں
نشۂ ذکرِ یار سے ہشیار
دل عالم میں کردی موج افگن
رشتہ دل خدا سے جوڑ دیا
ہوئے حیران فدائے عیسیٰ
ہوئے اعدائی روسیاہ ذلیل
سامنے اسکے بات ہو نہ سکی

جب ڈوئی جھوٹا مدعی اٹھا
گر گیا اس کے جسم پر فالج ،
آیا آتھم مقابلہ پر جب
مذہب عیسوی ہوا پامال ...
وہ جو تھا ایک دشمن اسلام
اسپہ انہونی ایسی موت آئی
تیغ بران جو آشکا ہوئی
پیارے احمدؑ کی یہ ولایت تھی
اٹھا امرتسری بصد انداز
اسکو تاب مقابلہ جو نہ تھی ،
اس نے قایم کیا تھا جو معیار
رسی آخر دراز ہو کے رہی ،،
پھر پگٹ بھی ذلیل و خوار ہوا
اب ڈوئی ہے نہ پگٹ کا نشان
نام احمد کا نور پھیل گیا
کرکے انجام کار اپنا کام
امن دنیا میں کر گیا قایم ،،
آیا جب داعیٔ اجل کا پیک
یار باقی سے جا ملا آخر
نورِ دین جانشیں ہوئے انکے
آپ نے نور کی خلافت کی
درس قرآن تھا آپ کا مشہور
آپ تھے عشق مصطفےٰ میں چور
آپ علم حدیث کے حامی
سنتِ مصطفےٰ کے شیدائی
نوجوان اُن کے کچھ خلاف ہوئے
نوجوانی کے جوش کو توڑا !!!
آپ کی سب نے پھر کی بیعت کی
فتنہ و شر فرو ہوا سارا
دے چکے جب وہ کام کو انجام
منزل ہستی و بقا کو گئے
آپ کے بعد شور و شر اٹھا ،
ایک کہتا تھا میں امیر بنوں
ایک کہتا تھا میں ولایت لوں

مضمحل اسکے آگے ہو بیٹھا
ہیچ سب اس کا ہو گیا نا تیج
ٹوٹا اسپر خدا کا قہر و غضب
آکے نازل ہوا خدا کا جلال
کہتے ہیں لیکھرام جس کو عوام
ہو گئے اسکے دوست سودائی
بدزبان کے جگر کے پار ہوئی
تھا یہ اعجاز یا کرامت تھی
جس کو تھا اپنے علم و فن پہ ناز
رسی اپنی دراز اس نے کی
ہو گیا اس کے ہی گلے کا ہار
منکر سرکش و مکذب کی
جب خدائی کا جن سوار ہوا
صاف باطل سے ہی فضائے جہان
دینِ حق دور دور پھیل گیا
دے گیا سب کو صلح کا پیغام
نام نیک اسکا رہ گیا دایم
خوش دلی سے کہا اسے لبیک
عشق کا یہ صلہ ملا آخر
وارثِ علم دین ہوئے انکے
ہاتھ پر ان کے سب نے بیعت کی
دور و نزدیک کو کیا پُر نور
نورِ اسلام سے تھا دل معمور
علم قرآن میں آپ تھے نامی
جنس سنت کے تھے وہ سودائی
وعظ پھر انکے صاف صاف ہوئے
راہ یران کو لاہی کے چھوڑا
ہو گئے سیدھے اور اطاعت کی
یکدل و یکزبان جنتھا سارا
یار باقی کا آ گیا پیغام
سچ تو ہے وصل دلربا کو گئے
فتنہ و شور و شر کا سر اٹھا
دوسرا یہ کہ میں وزیر بنوں
دلِ عالم کی میں حکومت لوں

دوسرے کے یہ دل میں تھا ارماں
تھا مگر دست کردگار میں زور
تھا خلیفہ بنانا جس کا کام
کہ عمر سے ہے خلیفۂ ثانی ! ! !
ہاں اولوالعزم میرزا محمود !
آتے ہی آپ نے یہ کام کیا
بھیجے یورپ میں اپنے صادق یار
کونے کونے میں دی صدا اسنے
کہ چلے آؤ امن کے گھر میں
آؤ اسلام میں چلے آؤ !
کسی مذہب میں امن عام نہیں
گورے کالے ہیں ایک ایمانیں
ربِ واحد کو ایک مانتے ہیں
سارے ہمدرد یکدگر ہیں یہ
ایسے مذہب میں اختلاف کہاں
ایک ہو کر رہیں گے دنیا میں
انمیں ان بن نہیں نہیں پیکار
ہیں یگانہ آشنا لڑائی سے
دین اسلام کی یہ ہیں برکات
ایسے مذہب کو ہم ہیں پھیلاتے
ہم کو حق نے دیا ہے ایسا امام
احمدیت اسی کا نام کہو ! !
ہے عقیدہ یہ احمدیت کا
آدمؑ باصفا سے موسیٰؑ تک
کوئی زندہ نہیں رہا دایم
حضرتِ مصطفےٰؐ ہوں زیر زمین
یہ ہماری سمجھ سے باہر ہے
شرک ہے یہ بڑا خدا کی پناہ
حی وقیوم ہے خدائے جہاں
آسماں و زمین کا ہے وہ نور !
ہم کلامیِ کردگار جلیل
خود وہ زندہ ہے اور اسکا کلام ! !
پیشگوئی دلیل روشن ہے
غیب کی بات کہہ کے اک بندہ
چلیں کہنے پر میرے پیر و جواں
ہو گیا گر دلمحہ بھر میں شور
خلق کو اس نے کر دیا الہام
پائی ہم نے مراد من مانی ! !
پورے پیغمبرِ خدا محمود
دین اسلام نیک نام کیا
گونجی آواز حق سمندر پار
گوشے گوشے میں دی ندا اسنے
کیا دھرا ہے فساد اور شر میں
چاہتے ہو اگر امان پاؤ ! !
کہیں آسائشِ دوام نہیں
مشترک سارے حسن و احساں میں
نوعِ انساں کو ایک جانتے ہیں
وہ اگر دل تو پھر جگر ہیں یہہ
غیر مذہب میں ایتلاف کہاں
ہونگے یکرنگ جا کے عقبیٰ میں
یار اِک دوسرے کے اور غمخوار
آشنا صلح اور صفائی سے
اور مذہب میں کب ہیں یہ حسنات
راگ توحید حق کا ہیں گاتے
جس نے بتلایا ہم کو دین اسلام
دین اسلام کا یہ کام کہو
جز خدا کے نہیں کوئی زندہ
اور موسیٰؑ سے لے کے عیسےٰؑ تک
نہیں ہرگز بجز خدا دایم
اور عیسیٰؑ ہوں آسماں پہ مکیں
جو نہ سمجھے اسے وہ کافر ہے
اس سے بڑھ کر نہیں کوئی بھی گناہ
اس سے قایم ہے سب زمین و زماں
نور سے اسکے ہے جہاں معمور
اسکی ہستی کی ہے یہ زندہ دلیل
اسکی ہستی کا ہے ثبوت الہام
اس سے ہستیٔ حق مُبرہن ہے
کرے ثابت کہ ہے خدا زندہ

ہے خدا کی یہ خاص رحمت عام	خاص بندوں کو وہ کرے الہام
اے خدا میری یہ دعا سن لے	خاص بندوں میں تو مجھے چن لے

یار ہمدرد نے جو پوچھا درد ! !	نظم کہنے کا دل میں اٹھا درد
پیارے روشن علی کا حکم آیا !	ثاقب اس حکم کو بجا لایا

نامۂ صادق

امریکہ میں تبلیغ اسلام کی رپورٹ

نمبر ۳

:- اکتیس ۳۱ نو مسلمین :-

اللہ پاک کی حمد اور ثناء ہے۔ کہ اسکے حبیب سیدنا محمدؐ المصطفےٰ علیہ الصلوٰت والسلام کے طفیل عاجز راقم کو ان تھوڑے سے ایام میں جو ملک امریکہ میں داخل ہوئے گذرے ہیں باوجود بڑی مشکلات اور رکاوٹوں کے جو متعصب عیسائیوں کی طرف سے پیش آئیں۔ کامیابی حاصل ہوئی۔ فالحمدللہ ثم الحمدللہ۔ اسوقت ۲۹ نئے جنٹلمین اور لیڈیاں عاجز کی تبلیغ سے داخل دین متین ہو چکے ہیں۔ جن کے اسمائے گرامی بمعہ جدید اسلام نام درج ذیل ہیں۔

(۱ و ۲) ڈاکٹر جارج بیکر و مسٹر احمد اینڈرسن۔ یہ ہر دو صاحبان ایک عرصہ سے عاجز کے ساتھ خط وکتابت رکھتے تھے۔ اور مدت سے مسلمان ہو چکے ہوئے ہیں۔ مخلص مسلمان ہیں میں ضروری سمجھتا ہوں کہ ان کا نام اس فہرست میں سب سے اوّل رکھا جائے۔

(۳) ان کے بعد نومسلموں میں سے سب سے اوّل مسٹر یوبو وچ (اسلامی نام نور) ایک معزز تاجر ہیں۔ جو جہاز پر مشرف با اسلام ہوئے تھے۔

(۴) تا (۷) انائیٹ فیملی۔ مسز رائیٹ۔ مس نیلی۔ مس بیٹ رس و مس اتھہ ہوا۔ اسکے بعد فلاڈلفیا میں ملاقات ہوتی رہی اسلام نام خدیجہ۔ عائشہ فاطمہ دئے گئے۔ (اور زینب)

(۸) مس الزبتہ ٹامس (صدیقہ)

(۹) مس بیسی راجرز (حمیدہ) (۱۰) مس جینی اسلامی نام جنت

(۱۱) مسٹر لوئیس سی ٹیلفورڈ۔ ساکن برٹش گائینا۔ اسلامی نام

(۱۲) مسٹر اینڈریو میک گلیمے۔ متوطن جمیکا (خالد)
(۱۳) مسٹر ڈیوڈ طامس۔ ملازم جہاز جمیکن۔ (سلیم)
(۱۴) مسٹر لائڈ ھینری۔ ساکن آرنج ریور۔ (حمید)
(۱۵) مسٹر جوزف کین۔ اصل متوطن پولینڈ حال وارد فلاڈلفیا (یوسف)
(۱۶) مسٹر گڈلا کو ھین۔ اصل متوطن پولینڈ حال وارد فلاڈلفیا (یعقوب)
(۱۷) مسٹر اے سس ل نو۔ متوطن از داز (احسن)
(۱۸) مسٹر انٹو نیو کلی سے ایکو (حسن)
(۱۹) مسٹر لاڈ روما کو (حسین)
(۲۰) مسٹر جان اونائیل ساکن اورنج صوبہ نیوجرسی اسلامی نام یحیٰ ×
(۲۱) مسٹر اے جی راخ فورڈ۔ ساکن بوسٹن تاجر تمباکو کتاب ٹیچنگ آف اسلام کا مطالعہ اس نوجوان کے قبول اسلام کا موجب ہوا ہے۔ اسلامی نام حامد۔
(۲۲) مسٹر وکٹر گیر۔ اصل متوطن فرانس حال ملک امریکہ (حمید)
(۲۳) مسٹر البرٹ کریلر۔ (محمود)
(۲۴) مسٹر میتھو فیز شٹ ین (کریم)
(۲۵) مسٹر اگلڈ نیڈر برن بارٹن۔ اصل متوطن پولینڈ۔ حال ملازم فلاڈلفیا۔ (حلیم)
(۲۶) مسٹر کے روسو۔ ساکن ہسپانیہ (سعید)
(۲۷) مسٹر فلارنس کلاگاس ساکن ازین (فضل)
(۲۸) مسٹر پال وکفن۔ ساکن بونس ایریز (مکرم)
(۲۹) مسٹر لی یارڈی اور لانڈو ساکن روم (احمد)
(۳۰) مسٹر کاسر ماریو (مومن)
(۳۱) مسٹر سیلے (امین)

اس ملک میں تبلیغ کا کام بہت سے مختلف پہلوؤں سے کرنا ضروری ہے۔ مگر ان سب کے واسطے بڑے اخراجات مطلوب ہیں! ایک دو ورقہ چھاپ کر میں نے پانچ ہزار شایع کیا ہے۔ اس پر چالیس ڈالر خرچ ہوئے ہیں۔ اور محصول ڈاک اس کے علاوہ ہے۔ بہت سی ضرورتیں تبلیغی درپیش ہیں۔ جن میں سے بعض یہ ہیں

(۱) چند مختصر ٹریکٹوں کی اشاعت جن میں دین اسلام کی خوبیاں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صفات حسنہ کا بیان۔ معجزات النبی۔ قرآن شریف کی برکات۔ توریت وانجیل سے صداقت اسلام کا ثبوت۔ تردید اعتراضات برا سلام۔ فی رسالہ ایک سو ڈالر کا خرچ ہے۔
(۲) ایک ٹائپ رائٹر عمدہ قیمتی ایک سو ڈالر
(۳) لیکچر ہال کے واسطے کرسیاں ایکسو ڈالر
(۴) نماز کے واسطے چٹائیاں پچاس ڈالر۔
(۵) ایک لائق ٹائیپ کلرک ایک گھنٹہ روزانہ کے لئے پچاس ڈالر ماہوار۔

ٹیلی فون پچاس ڈالر سالانہ۔ اس ملک میں لوگ خط وکتابت سے بہت کام نہیں لیتے۔ ٹیلی فون سے۔ بعض اور بہی ضروریات ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہی اپنے فضل سے سب سامان پہنچائیگا۔ ۲۴؍ جون ۱۹۲۰ء مکان نمبر ۱۸۹۷ میڈی سن اے وے نیو۔ نیو یارک شہر امریکہ:

M. Mohd: Sadiq.
1097. Madison.
Ave.

علاوہ اُن نومسلموں کے جن کا ذکر رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ چھ مسلمان سلسلہ حقہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ جن کے نام یہ ہیں۔ عبدالعزیز و محمد شفیع صاحبان ساکن کلکتہ۔ علی شیر خانصاحب ساکن غازی پور۔ یہ صاحبان یہاں ایک فیکٹری میں ملازم ہیں۔ مسٹر جیمز صادق ایک تاتار کا نوجوان جو چھ سال سے اس ملک میں مقیم ہیں۔ حضرت احمد نبی اللہ کے حالات سن کر ایمان لائے۔ اور ہمارے کام میں صدق دل سے امداد کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد جاذ افذری فوج میں ملازم ہیں۔ مسٹر احمد بن علی عرب تاجر ہے احباب کرام سے دعاؤں کی درخواست ہے۔ عاجز کی تبلیغی کامیابیوں سے حسد کھا کر بعض حساد اور رنگ میں عاجز پر حملے کرنے اور بدنام کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

:- واللہ خیر حافظا :-

کاہے اپنی خیریت سے اطلاع دیتے رہیں۔ تاکہ موجب تحریک دعا ہو۔

والسلام

محمد صادق عفاء اللہ عنہ

۲۴؍ جون ۱۹۲۰ء

درخواست دعاء

سیٹھ عبداللہ بھائی اللہ دین صاحب کے ماموں سیٹھ اللہ دین صاحب کے فرزند میاں فاضل اللہ دین ایک ماہ سے زائد عرصہ سے بیمار ہیں۔ بخار ابھی تک اترا نہیں کمزور بہت ہوگئے ہیں سیٹھ صاحب انکو تعلیم کیلئے ولایت بھیجنے والے تھے مگر ابھی تک کوئی صورت جانے کی نظر نہیں آتی۔ احباب کرام عزیز موصوف کیلئے درد دل سے دعاء فرماویں۔ تاکہ اللہ تعالیٰ جلد صحت کلی عطاء فرمائے۔ آمین

نبوت مسیح موعودؑ

۲۱/۲۷ فروری سنہ ۱۹۲۰ء کے اخبار الحکم میں تین چار آیات قرآنی اور حضرت مسیح موعودؑ کی تحریرات سے میں نے مختصراً امت محمدیہ میں نبوت کو ثابت کیا تھا۔ جس پر اخبار پیغام نے میرے ایک فقرہ کو درج کر کے اپنی عادت مغالطہ دہی کو پورا کیا۔ غالباً اخبار پیغام ہی کو دیکھکر آج ایک پیغامی صاحب نے پرائیویٹ خط میں بہت کچھ ہمکو اس بکا ہے۔ جس سے اعراض کیا جاتا ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے اپنے کرم اور فضل خاص سے ہمکو نور عطا فرماکر فہم قرآن اور حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریرات کا صحیح مطلب سمجھایا ہے مناسب خیال کیا گیا ہے۔ کہ اسی مسئلہ کو قدرے تفصیل کے ساتھ درج اخبار کر دیا جائے تاکہ پاک دل اور بے تعصب ناظرین کے لئے مفید ہو۔

مینے لکھا تھا۔ کہ وہ جو سورۂ یوسف میں آیت شریفہ ہے۔ کہ یتم نعمتہ علیک و علےٰ اٰل یعقوب کما اتمہا علےٰ ابویک من قبل ابراہیم و اسحاق۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے یہ جو فرمایا ہے۔ کہ یتم نعمتہ علیک ...... اس سے مراد آپ کی یہ ہے۔ کہ اے یوسف خدا تجھے نبوت عطاء فرمائیگا۔ جیسا کہ تیرے باپ دادا ابراہیم و اسحاق کو اسنے نبوت عطا فرمائی تھی۔ اور لکھا تھا کہ قرآن کریم میں اتمام نعمت سے مراد نبوت ہے۔ چنانچہ نواب صدیق حسن خانصاحب کی تفسیر ترجمان القرآن میں جسمیں کہ بہت مفسرین کے اقوال جمع ہیں۔ آیت متذکرہ الصدر کے ماتحت لکھا ہے۔ "ایک جماعت نے کہا اللہ عنیہ نے ان کو نبوت عطا کی"۔ پھر لکھا ہے۔ "اکثر مفسرین نے اسی طرح کہا ہے۔ اس نعمت کے اتمام کو مثل اتمام نعمت کے ابوین پر۔ فرمایا ان کی نعمت نبوت تھی"۔

اسکے بعد میں نے آیت شریفہ الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی لکھ کر لفظ "لکم" و "علیکم" کیطرف توجہ دلاکر بیان کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ کہ آج کے دن تمہارے لئے دین پورے کمال کو پہنچ گیا۔ اور تم پر اتمام نعمت کر دیا گیا۔

پھر میں نے لکھا تھا۔ کہ دین کا اکمال یہ ہے کہ اس کے ذریعہ اعلیٰ ترین مقام قرب حاصل ہو سکے اور اعلےٰ ترین مقام قرب نبوت ہے جسکو اللہ [illegible] مت علیکم نعمتی میں بیان فرمایا۔ کیونکہ میں پہلے آیت میں ظاہر کر چکا ہوں۔ کہ کسی پر اتمام نعمت کے معنی نبوت کا عطا کرنا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق فرمایا۔ و یتم نعمتہ علیک۔ مگر ہمارے بھائی غیر مبائعین کی حالت بالکل غیر احمدیوں کی سی ہو گئی ہے۔ کہ مثلاً جب توفی کا لفظ کسی دوسرے کیلئے آوے۔ تو اسکے معنے موت کرتے ہیں۔ لیکن جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے لئے یہی لفظ توفی آوے تو اسکے معنے موت کرنیسے خود ان پر موت طاری ہوتی ہے۔ یعنی جب قرآن کریم میں حضرت یوسف علیہ السلام و دیگر نبی اسرائیل کے لئے اتمام نعمت کا لفظ آوے۔ تو اسکے معنی نبوت کرینگے۔ مگر جب امت محمدیہ کے متعلق وہی لفظ قرآن کریم میں آئے۔ تو اسکے معنی نبوت کرنیسے ان کی روح قبض ہوتی ہے۔

دوسری جگہ قرآن کریم میں ہے۔ و اذ قال موسٰی لقومہ یقوم اذکروا نعمۃ اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء ۔ حضرت موسٰی علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہا۔ کہ اللہ تعالےٰ نے تم میں سے بعض کو خلعت نبوت سے ممتاز فرمایا ہے۔ یہ اوسکا تم پر بہت بڑا انعام ہے اوسکا شکریہ ادا کرتے رہو۔ اللہ تعالےٰ نے اس موقعہ پر "یقوم" کا لفظ رکھ کر فیصلہ فرما دیا ہے کہ حضرت موسٰی کی قوم میں بعض کو نبوت سے براہ راست ممتاز فرمایا گیا ہے۔ لیکن حضرت نبی کریمؐ کی امت میں جب اس انعام نبوت کا ذکر فرمایا۔ تو مخاطب قوم نہیں۔ بلکہ امت کے مومن ہیں۔ چنانچہ اتممت علیکم نعمتی کے مخاطب مومن ہیں۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حاشیہ صفحہ ۲۰۶ میں اس آیت کے معنی اس طرح فرمائے "الیوم اکملت لکم دینکم و اتممت علیکم نعمتی الجزو نمبر ۶۔ یعنی آج میں نے اس کتاب کے نازل کرنیسے علم دین کو مرتبہ کمال تک پہنچایا اور اپنی نعمتیں ایمانداروں پر پوری کر دیں"۔ اور حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے خاتم النبیین ہونیکی حقیقت بھی یہی ہے۔ جسکو حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں نہایت تفصیل کے ساتھ بار بار بیان فرمایا ہے۔ ازانجملہ حقیقۃ الوحی صفحہ ۲۷ و ۲۸ کی یہ عبارت قابل غور ہے۔ فرماتے ہیں "جس کامل انسان پر قرآن شریف نازل ہوا اوسکی نظر محدود نہ تھی۔ اوسکی عام غمخواری اور ہمدردی میں کچھ قصور نہ تھا۔ بلکہ کیا باعتبار زمان اور کیا باعتبار مکان اوسکے نفس کے اندر کامل ہمدردی موجود تھی۔ اسلئے قدرت کی تجلیات کا پورا اور کامل حصہ اس کو ملا۔ اور وہ خاتم الانبیاء بنے مگر ان معنوں سے نہیں۔ کہ وہ صاحب خاتم ہے۔ بجز اوسکی مہر کے کوئی فیض کسی کو نہیں پہنچ سکتا۔ اور اوسکی امت کے لئے قیامت تک مکالمہ اور مخاطبہ الٰہیہ کا دروازہ کبھی بند نہ ہوگا۔ اور بجز اوسکے کوئی نبی صاحب

خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جسکی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جسکے لئے امتی ہونا لازمی ہے" میں نہیں سمجھ سکتا۔ کہ امت محمدیہ میں نبوت کا حاصل ہونا اس سے زیادہ واضح اور مدلل طور پر کیا بیان ہونا چاہیئے۔ حضرت اقدس فرماتے ہیں۔ "بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے"۔ کسقدر زوردار الفاظ ہیں۔ "بجز اسکے کوئی نبی صاحب خاتم نہیں۔ ایک وہی ہے۔ جسکی مہر سے ایسی نبوت بھی مل سکتی ہے۔ جسکے لئے امتی ہونا ضروری ہے"۔

نادان بیغامی کہتا ہے۔ کہ ہاں امتی نبی ہو سکتا ہے جس سے مراد محدث ہے۔ اس نادان سے کوئی پوچھے کہ امت موسوی میں محدث ہوا ہے یا نہیں ظاہر ہے کہ حضرت نبی کریمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ پہلی امتوں میں محدث گذرے ہیں۔ پس بقول تمہارے وہ سب نبی صاحب خاتم ہوئے۔ جنکی امت میں امتی نبی یعنی محدث گذرے ہیں۔ لیکن حضرت اقدس جناب مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مندرجہ بالا زوردار تحریر کو کہاں لے جاؤگے۔ اور کیا تاویل کروگے۔ وہ تو فرماتے ہیں۔ کہ صرف حضرت محمدؐ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی صاحب خاتم نبی ہیں۔ اور کوئی نبی نہیں۔ جسکی مہر سے امتی نبی بن سکیں۔ اسی کی تائید میں حقیقۃ الوحی الاستفتا صفحہ میں فرماتے ہیں۔ وان قال قائل کیف یکون نبی من ھذہ الامۃ وقد ختم اللہ علی النبوۃ۔ فالجواب انہ عزوجل ماسمّی ھذا الرجل نبیاً الا لاثبات کمال نبوۃ سیدنا خیر البریہ فان ثبوت کمال النبی لا یتحق الا بثبوت کمال الامۃ ومن دون ذالک ادعاء محض لا دلیل علیہ عند اہل الفطنۃ ولا معنی ختم النبوۃ علی فرد من غیر ان تختم کمالات النبوۃ علی ذالک الفرد ومن الکمالات العظمیٰ کمال النبی فی الافاضہ وھو لا یثبت من غیر نموذج یوجد فی الامۃ

ترجمہ۔ اگر کوئی کہنے والا یہ کہے کہ اس امت میں سے کیونکر نبی ہو سکتا ہے۔ جبکہ اللہ تعالیٰ نے نبوت پر مہر لگادی۔

جواب۔ پس اسکا جواب یہ ہے۔ کہ تحقیق اللہ تعالیٰ نے اس شخص کا نام نبی اسلئے رکھا ہے تاکہ ہمارے سردار خیر البریہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا کمال ثابت ہو۔ پس تحقیق اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال کا ثبوت متحقق نہیں ہو سکتا۔ جب تک اس امت کا کمال ثابت نہ ہو۔ اور اسکے سوا اور کوئی دعویٰ کرنا عقلمندوں کے نزدیک بلا دلیل ہے۔ اور اس کامل فرد پر نبوت کے ختم ہونیسے یہ مراد ہے کہ نبوت کے تمام کمالات اس فرد پر ختم ہو گئے۔ اور بڑے کمالات میں سے نبی کا کمال افاضہ میں ہوتا ہے اور وہ ثابت نہیں ہو سکتا جب تک کوئی نمونہ اسکی امت میں نہ پایا جائے کیا اس مقام کو پڑھکر بھی کوئی شخص حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت سے کوئی انکار کر سکتا ہے۔ یا یہ کہہ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعودؑ کی نبوت محدثین والی نبوت ہے۔ آخر کسی امر کے انکار کی بھی کوئی حد ہونی چاہیئے حضرت اقدس نے قطعی فیصلہ فرما دیا ہے۔ کہ جب تک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں کوئی نمونہ ایسے مقرب بارگاہ الٰہی کا نہ ہو جو پہلے انبیاء (کے جو کہ خاتم النبیین نہیں ہیں) سے قرب الٰہی کے لحاظ سے بڑا ہو۔ تب تک حضور عالی سرور کائنات کو خاتم النبیین کہنا صرف دعویٰ ہے جسکی دلیل نہیں۔ پس اسبات پر اصرار کرنا کہ حضرت مسیح موعودؑ صرف ایک محدث ہیں بالفاظ دیگر یہ کہنا ہے۔ کہ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین نہیں ہیں۔ کیونکہ محدثین تو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی امت میں بھی گذرے ہیں۔ حالانکہ آنجناب خاتم النبیین نہ تھے۔ پس لامحالہ ثابت ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو نبی یقین کرنا ایسا ہی لازمی ہے جیسا کہ حضرت نبی کریمؐ کو خاتم النبیین یقین کرنا۔ اللہ تعالیٰ کی کیا عجیب قدرت ہے۔ کہ جن آیات سے یہ لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے برخلاف شہادت دیتے ہیں۔ فی الحقیقت انہی آیات سے حضرت صاحب کی نبوت ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً (۱) خاتم النبیین (۲) الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی۔ (۳) ومن یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشہداء۔ (۴) اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ فالحمد للہ علی نعمائہ ؛

خاکسار حکیم محمد الدین گوجرانوالہ

ہندوستان میں مصارف زندگی

(۱)

موجودہ گرانی کا کیا سبب ہے۔ کیا وجہ ہے۔ کہ باوجودیکہ حال میں فصل بافراط پیدا ہوئی ہے۔ لیکن مصارف زندگی ابھی تک معمولی حالت پہ نہیں آتے؟۔ یہ سوالات ہندوستان میں ہر شخص کی زبان پر ہیں۔ اور اسی قسم کی بے صبری اور مایوسی کے کلمے ساری دنیا میں سنائی دیتے ہیں دوسرے ملکوں کی نسبت ہندوستان نے فی الواقع بہت کم تکلیف اٹھائی ہے۔ اسوجہ سے کہ معمولی سالوں میں یہاں سے غلہ کثرت سے باہر جاتا تھا۔ مگر اب برآمد ملتوی ہے۔ اور اشیائے خوردنی کی نکاسی کی ممانعت ہے

پس اگرچہ غلہ کے ذخیرے کم ہو گئے ہیں۔ لیکن بہت جلد ملک میں غلہ کی اسی قدر افراط ہو جانی چاہئیے جو قبل از جنگ تھی؛

ہندوستان میں گرانی اس حد تک نہیں پہنچی۔ جیسی کہ دوسرے ملکوں میں۔ اسکی ایک اور وجہ یہ بھی تھی۔ کہ انگلستان۔ فرانس۔ جرمنی۔ اٹلی۔ ٹرکی۔ اسٹریا کی مانند اسکے سامان خورک کے ذخیرے اس حد تک ختم نہیں ہو گئے تھے اور جنگ چونکہ یہاں کی سرزمین پر نہیں ہوئی اسلیئے ان مصیبتوں سے بھی وہ محفوظ رہا۔ جو ان ممالک میں رونما ہوتی ہیں۔ جہاں میدان جدال قتال گرم ہوتا ہے؛

جنگ اور گرانی لازم و ملزوم ہیں

تاریخ کے ہر ایک دور سے یہ امر بخوبی ثابت ہے۔ کہ جنگ کے ساتھ مصارف زیست میں بیحد افزائش ہو جاتی ہے۔ اور یہ ناگزیر ہے بلکہ زمانہ حال میں تو اِن صنعتوں میں خلل پڑ جانے سے جو زمانہ امن کے لئے مخصوص ہیں اور انکے جنگ کی خاطر وقف ہو جانے سے زمانہ ماضی کی نسبت زیادہ تکلیف محسوس ہوتی ہے کیونکہ اب سامان بنانے کے ذرایع بہ نسبت سابق زیادہ پیچیدہ اور نازک ہے۔ اور انکا باہمد گر شرکت عمل پر انحصار ہے؛

جنگ انہدام اور تباہی کا زبردست آلہ ہے جنگ کے یہ معنے ہیں۔ کہ کارخانوں اور فیکٹریوں میں کام کرنیوالے اور اراضی کو کاشت و درد کرنیوالے آدمی اپنی معمولی مصروفیت سے ہٹا کر لڑائی میں شامل کر لئے جاتے ہیں۔ اور جو لوگ پیچھے باقی رہ جاتے ہیں۔ وہ اس کام میں لگ جاتے ہیں۔ جس سے جنگی آدمیوں کو ان کے تباہی بخش کام میں مدد ملے۔ یعنی وہ میدان جنگ کی فوجوں کے لئے کھانے وردی اور دوسرے ضروری ساز و سامان کی چیزیں مہیا کرتے ہیں۔ بے شمار دولت اسلحہ پر صرف کی جاتی ہے۔ کروڑوں روپے گولوں اور گولیوں کی صورت میں گویا زمین میں دفن کر دئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں اخراجات جنگ کے لئے سکوں کی افراط اور ساکھ میں افاضہ کی ضرورت [illegible] تمام ملکوں میں صورت شک تک سکہ کی طاقت خرید ضعیف ہو جاتی ہے۔ جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ سکہ کی قیمت گھٹ جاتی ہے، اور تمام ملکوں میں اسکی طاقت خرید کم ہو جاتی ہے۔ ہندوستان بھی اس قاعدہ سے مستثنی نہیں ہے۔ اور یہ لازمی ہوتا ہے۔ کہ دوران جنگ کی تضییع و انہدام کے بعد احتیاج اور تکالیف کا ایک دور آئے۔ مصارف زندگی میں اضافہ ہونے سے مزدوری بڑھ جاتی ہے اور مزدوری کے بڑھنے سے پیداوار کی لاگت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔ اور اسکی وجہ سے نرخ اجناس اور زیادہ گراں ہو جاتا ہے۔

فصل کی خرابی

ہندوستان میں جنگ کی پیدا کردہ مصیبت میں ۱۹-۱۹۱۸ء کی فصل کی خرابی سے اور اضافہ ہو گیا۔ جبکہ امساک باران سے ۲ کروڑ ٹن غلہ کم پیدا ہوا۔ اس لئے سال گذشتہ میں ذخائر خوراک خالی ہو گئے تھے کاشتکار لوگ عموماً اپنی ضروریات کے لئے کافی ذخیرہ رکھ لیتے ہیں۔ ۱۹-۱۹۱۸ء میں جبکہ پیداوار کم ہوئی تھی۔ جب غلہ کی قیمت بڑھ گئی۔ اور اسکی مانگ زیادہ ہوئی۔ تو اپنے محفوظ ذخیرہ کو بھی فروخت کرنے پر وہ مائل ہوئے اس کا یہ مطلب ہے۔ کہ دو سال تک اگر فصل کی پیداوار اوسط درجہ کی ہو۔ تب کہیں یہ کمی پوری ہو سکتی ہے۔ اس سال پیداوار عمدہ ہوئی ہے۔ جس کا غلہ کے نرخ پر اچھا اثر پڑا ہے گذشتہ بارہ ماہ کے اندر جوار اور باجرے کی قیمت ۸ روپے سے ۴ روپے من رہگئی ہے۔ چنوں کا نرخ چھ روپے دو آنہ سے چار روپے پندرہ آنے اور گیہوں کا پانچ روپے چودہ آنہ سے چار روپے چودہ آنہ من ہو گیا ہے لیکن یہ امید نہیں کی جاسکتی۔ کہ یہ ارزانی جاری رہیگی۔ جب تک کہ ایک اور اعلےٰ درجہ کی یا کم از کم اوسط درجہ کی برسات نہ ہو اور ابھی ہمیں کئی سال انتظار کرنا پڑیگا۔ کہ نرخ اجناس قبل از جنگ نرخوں کے پیمانہ تک آجائے۔ اسمیں شک نہیں۔ کہ ایک اچھی فصل پیدا ہونے سے تکلیف بڑی حد تک رفع ہو جاتی ہے۔ لیکن جنگ کے سبب سے جو اقتصادی خرابی پیدا ہوئی ہے۔ اس کا یہ فوری علاج نہیں ہو سکتا۔ مصارف زندگی کا بڑھ جانا ایسی مصیبت نہیں ہے۔ کہ اسکا مداوا ایک فصل کے عمدہ ہونے سے فوراً ہی ہو سکے۔ ایک چیز کی قیمت دوسری چیزوں کے نرخ پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اشیائے خوردنی کی قیمت میں اضافہ ہونے سے دیگر ضروریات زندگی کی قیمتیں بھی بڑھ جایا کرتی ہیں۔ باوجود عمدہ فصل ہونے کے غلہ کا نرخ کم نہیں ہو سکتا جبکہ باقی ہر ایک چیز کی قیمت چڑھی ہوئی ہے۔ اسکا سبب باآسانی سمجھ میں آسکتا ہے۔ کیونکہ جب کاشتکار کو مزدوروں اور مویشیوں اور خانگی ضروریات پر زیادہ دام خرچ کرنے پڑتے ہیں۔ تو قدرتی طور پر اپنی پیداوار کے دام وہ اسی نسبت سے زیادہ طلب کریگا؛

(۲)

اور ملکوں میں کس قدر گرانی ہے

اگرچہ اس ملک میں زمانہ قبل از جنگ کی نسبت نرخ اشیاء ابھی تک گراں ہے۔ لیکن بہت سے دوسرے ممالک کی نسبت ہندوستان پھر بھی سستا چھوٹا ہے۔ انگلستان میں مصارف زندگی میں ۱۳۵ فیصدی اضافہ ہوا ہے،

فرانس میں ۲۰۰۲ فیصدی۔ اٹلی میں ۳۰۰۲ فیصدی اور جاپان میں چاول کا نرخ جو وہاں خوراک کا جزو اعظم ہے۔ ۳۰۰۵ فیصدی تک بڑھ گیا ہے ہندوستان میں چاول کا بھاؤ پچاس فیصدی اور مکی کا ۳۰ فیصدی بڑھا ہے ؂

غلہ کی برآمد پر بندش

یہ بات بآسانی سمجھ میں آسکتی ہے کہ ممالک غیر میں قیمتوں کے بہت بڑھ جانے سے ہندوستان میں پیدا ... کی بہت مانگ ہے کیونکہ ان ملکوں کی نسبت یہاں نرخ بہت کم ہے۔ پس ظاہر ہے۔ کہ اگر برآمد غلہ بے روک ٹوک ہوتی۔ تو ہندوستانی منڈیاں خالی ہو جاتیں۔ کیونکہ کاشتکار اور تاجر زیادہ دام ملنے کی ترغیب سے جہاں تک ان کے اختیار میں ہوتا۔ سارا غلہ بیچ ڈالتے۔ اسلئے گورنمنٹ کو تمام غلوں کی برآمد پر بندش عائد کرنی پڑیگی۔ صرف چند ملکوں کو جہاں ہندوستانی آبادی زیادہ ہے۔ اور جو اپنی بقائے زیست کیلئے ہندوستان کی پیداوار پر انحصار رکھتے ہیں۔ خاص لائیسنس کے ذریعہ غلہ کی نہایت قلیل مقدار بھیجنے کی اجازت دی گئی تھی ؂

گذشتہ مالی سال کے اندر ۹ ہزار ٹن سے بھی کچھ کم گیہوں کی مقدار باہر جانے دیگئی ہے حالانکہ معمولی حالتوں میں ۷ لاکھ ٹن سے ۱۵ لاکھ ٹن تک برآمد ہوا کرتی تھی۔ اور چاول ۵ لاکھ ٹن سے ۶ لاکھ ٹن تک باہر جایا کرتا تھا۔ لیکن اس سال اسوقت تک صرف ۴۹ ہزار ۹۱۵ ٹن گیا ہے ؂

برآمد صرف چار فیصدی ہوتی ہے

عام طور پر کہا جاتا ہے کہ ہندوستان میں گرانی اسوجہ سے ہے کہ اشیائے خوردنی کی برآمد حد سے زیادہ مقدار میں ہوتی ہے۔ یہ سراسر غلط ہے۔ سمندر پار ہر قسم کے غلہ کی برآمد مجموعی پیداوار کے ۴ فی صدی حصہ سے زیادہ نہیں۔ اور گذشتہ چند سالوں میں کسی سال بھی اس تناسب سے زیادہ مقدار میں غلہ باہر نہیں گیا ہے۔ بلکہ بجائے اسکے کہ کثرت برآمد سے نوبت پیدا ہوئی ہو۔ برما سے چاول اور آسٹریلیا سے گیہوں یہاں لائی گئی تھی ... سال گذشتہ میں ہندوستان میں جو غلہ باہر سے آیا وہ برآمد کی نسبت ۱۵ لاکھ ٹن سے زیادہ تھا۔ سال رواں میں برہما کے چاول کے فالتو حصہ کی بڑی مقدار ہندوستان کیلئے محفوظ رکھی گئی اور جیسا کہ سال گذشتہ میں کیا گیا تھا ہندوستان کو یہ چاول اصلی قیمت خرید پر دیا جائیگا گورنمنٹ اپنا منشا ظاہر کر چکی ہے۔ کہ ماہ ستمبر تک برآمد پر بندش جاری رکھے گی بشرطیکہ اس دوران میں غلہ کے نرخ میں بہت زیادہ کمی واقع نہ ہو۔ یہ افواہیں کہ گورنمنٹ نے گیہوں برآمد کے لئے خریدنی شروع کر دی ہے۔ بالکل غلط ہے ؂

گورنمنٹ ہر ممکن کوشش کر رہی ہے

یہ توقع نہیں کی جاسکتی کہ آئندہ چند سال کے اندر چیزوں کی قیمت زمانہ قبل از جنگ کے پیمانہ پر آجائیگی۔ لیکن گورنمنٹ حتی الامکان مصارف زندگی کے کم کرنیکی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ برآمد پر پابندی عائد کرنا سب سے پہلی اہم کارروائی تھی۔ علاوہ ازیں اسکے سامنے یہ مسئلہ در پیش ہے۔ کہ جہانتک غلہ کے ذخیرے مل سکیں۔ ملک میں جمع رکھے جائیں۔ ان کی کمی پوری کی جائے اور انکو تقسیم کیا جائے۔ غیر ذمہ دار لوگ کہتے ہیں۔ کہ یہ گورنمنٹ کا فرض ہے کہ نرخ اجناس کا تعین کرکے غلہ کا نرخ کم کرا دے لیکن اس قسم کی دست اندازی ناقابل عمل ہے یہ قدرتی قانون ہے۔ کہ مانگ اور فراہمی ایک دوسرے کو خود بخود درست کر لیا کرتے ہیں اور نرخ اجناس پر مصنوعی پابندیاں خطرناک تجربہ کا حکم رکھتی ہیں ؂

سلسلہ کی خبریں

قادیان — حضرت خلیفۃ المسیح خیریت سے ہیں! مبلغین کلاس بڑی عمدگی سے تیار ہو رہی ہے۔ صاحبزادہ حضرت مرزا شریف احمد صاحب بھی داخل ہو گئے ہیں ؂

مدرسے دونو اپنا کام کر رہے ہیں۔ غالباً ۲۴ جولائی کو موسم گرما کی تعطیلات پر بند ہو جائینگے قاضی اکمل صاحب کا ایک بچہ فوت ہو گیا ہے انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نعم البدل عطا فرما دے۔

امریکہ — حضرت مفتی صاحب کے ہاتھ پر ۳۱ نومسلم سلسلہ حقہ میں داخل ہوئے اذا جاء نصر اللہ والفتح ورایت الناس یدخلون فی دین اللہ افواجا ؂ اللہ تعالیٰ حضرت مفتی صاحب کو بیش از بیش کامیابی عطا فرمائے۔

سکندرآباد — حضرت سیٹھ عبد اللہ بھائی اللہ دین صاحب کے ہاں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک فرزند ارجمند پیدا ہوا ہے۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو لمبی عمر عطا فرمائے خادم دین بنائے اور والدین کیلئے قرۃ العین ؂

شملہ — بابو برکت علی صاحب سکرٹری انجمن احمدیہ کو سرکار عالیہ نے انکی خدمات کے عوض میں خانصاحب خطاب عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ خانصاحب کو بیش از بیش ترقیاں عطا فرمائے

لاہور — احمدیہ ہوسٹل کالجوں کی تعطیلات کی وجہ سے بند ہے طلباء گھروں کو چلے گئے ہیں۔ مسٹر بدر الدین مولوی مطیع الرحمٰن قادیان میں مبلغین کلاس میں داخل ہو گئے ہیں ؂